خلافت

عافیت کا حصار

پروگرام نمبر : 6

جون 2024ء

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔(النور:56)

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

PROGRAMME No. : 6 JUNE 2024

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ..................................ضلع..............................صوبہ......................

بتاریخ:......................بروز..........................

زیر صدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بجھوادیں۔ جزاکم اللہ)

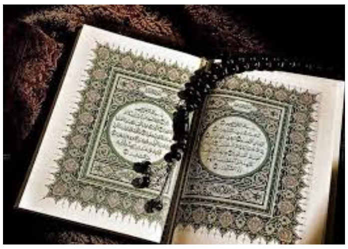

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا
عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (البقرة 144)
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ (النِّسآء 2) وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ (الروم 22)

ترجمہ

اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی اُمت بنا دیا تا کہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ اور رسول تم پر نگران ہو جائے۔ اور جس قبلہ پر تُو (پہلے) تھا وہ ہم نے محض اس لئے مقرر کیا تھا تا کہ ہم اُسے جان لیں جو رسول کی اطاعت کرتا ہے بالمقابل اس کے جو اپنی ایڑیوں کے بَل پھر جاتا ہے۔ اور اگرچہ یہ بات بہت بھاری تھی مگر ان پر (نہیں) جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مَردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

خوشگوار عائلی زندگی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: آج کل رشتے ناطے کا شعبہ بہت بڑا چیلنج لئے ہوئے ہے۔ اس کے لئے وسیع منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ **جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو مل کر اس کے لئے کام کرنا ہوگا۔** (از خطبہ جمعہ 18 راگست 2023ء) مجلس شوریٰ مجلس انصار اللہ بھارت کے منظور شدہ پروگرامز کے مطابق اس ماہ کا تربیتی مواد بعنوان **خوشگوار عائلی زندگی** تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عہد انصار اللہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

ہمارا گھر ہو مِثلِ باغِ جَنَّت

عطا کر جاہ و عِزَّت دو جہاں میں
مِلے عَظَمت زمین و آسماں میں

بنیں ہم بُلبُلِ بُستانِ احمدؐ
رہے بَرَکت ہمارے آشیاں میں

ہمارا گھر ہو مِثلِ باغِ جَنَّت
ہوآبادی ہمیشہ اِس مَکاں میں

ہماری نَسل کو یارب بڑھادے
ہمیں آباد کر کَون و مکاں میں

ہماری بات میں بَرَکت ہو ایسی
کہ ڈالے رُوح مُردہ اُستخواں میں

الٰہی ! نُور تیرا جاگُزیں ہو
زباں میں ،سینہ میں ،دِل میں ،دَہاں میں

غم و رَنج و مُصیبت سے بچا کر
ہمیشہ رکھ ہمیں اپنی اَماں میں

بنیں ہم سب کے سب خُدّامِ احمدؐ
کلامُ اللہ پھیلائیں جہاں میں

عطا کر عُمر و صِحّت ہم کو یارب
ہمیں مَت ڈال پیارے اِمتِحاں میں

یہ ہوں میری دُعائیں ساری مَقبُول
مِلے عِزَّت ہمیں دونوں جہاں میں

ترا وُہ فَضل ہو نازِل اِلٰہی
کہ ہو یہ شور ہر کَون و مکاں میں

خُدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَوْفَی الْاَمَانِیْ

درسِ حدیث

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إنّ لِلْمُؤْمِنِ فی الجَنَّةِ لَخَيْمَةً ... لِلْمُؤْمِنِ فِيها أهلُون

رسول کریمؐ نے فرمایا : إنّ لِلْمُؤْمِنِ فی الجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ واحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُها سِتُّونَ مِيلاً لِلْمُؤْمِنِ فِيها أهلُون يَطوفُ علَيْهِمُ المُؤْمِنُ فلا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضاً ۔ مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا۔ جو ایک پولے چمکتے سفید موتی کا بنا ہوا ہوگا۔ اس کی لمبائی ستر میل ہوگی۔ اس میں مومن کے اہل وعیال ہوں گے۔ وہ ان کے ہاں چکر لگائے گا۔ وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے ہوں گے۔

(مسلم كِتَاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا باب فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا مِنَ الأَهْلِينَ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

پس آج احمدی گھرانوں کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں جیسا بننا ہوگا۔ آج امن کی کوئی اور راہ نہیں سوائے اس راہ کے۔ آج نجات کا کوئی راستہ نہیں مگر ایک راستہ کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کو ہم قبول کرلیں۔ پس اے احمدی مردو اور عورتو! تم دنیا کو امن اور آشتی کی خوشخبری دینے کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔ آگے بڑھو اور دنیا کو اس کی طرف بلاؤ...... آج مغربی قوموں کا امن بھی اٹھ چکا ہے آج نہ روس عائلی جنت کی ضمانت دے سکتا ہے اور نہ امریکہ عائلی جنت کی ضمانت دے سکتا ہے ایک ہی ہے اور وہ صرف ایک ہی ہے یعنی میرا آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آج اس معاشرہ کی جہنم کو جنت میں تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہر احمدی کو اگر جان بھی نچھاور کرنی پڑے اور اپنا سب کچھ قربان بھی کرنا پڑے تب بھی وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاری کردہ معاشرہ کو دوبارہ جاری کرنے کے لیے اس قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ (خطاب جلسہ سالانہ مستورات ربوہ 27 دسمبر 1983ء)

سب سے حسین معاشرے کی جنت جو نازل ہوئی وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نازل ہوئی۔ آپؐ نے بہترین اسوہ ہر آنے والی نسل کے لیے پیچھے چھوڑا۔ خواتین مبارکہ سے آپ کا کیا سلوک تھا، آپ کیسے گھر میں رہتے تھے، کس طرح ان کے حقوق کا خیال رکھتے تھے، کس طرح حقوق سے بڑھ کر ان پر التفات فرمایا کرتے تھے یہ وہ زندہ نمونے ہیں جو دنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں اور یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ بہت سے احمدی گھروں کی نظر سے بھی اوجھل ہو چکے ہیں۔ (اوڑھنی والیوں کے لیے پھول جلد 2 صفحہ 21)

میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے...
اس تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے...انبیاء بھی اس تعلق کے محتاج تھے

حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ کی پہلی بیگم صاحبہ 1897ء میں فوت ہوگئی تھیں حضرت اقدسؑ نے ان کو ایک تعزیت کا خط لکھا جس میں میاں بیوی کے تعلقات پر روشنی ڈالی۔ یہ خط آئینہ ہے ان خیالات کا جو آپ کے اندر موجود تھے اور اس آئینہ میں ہم کو آپ کی عائلی زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں بھائی اور بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں۔ لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے۔ جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہوجاتے ہیں ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں وہ ایک دوسرے کا عضو ہوجاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس محبت اور باہم اُنس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون دل ہے جو پُر آب نہیں ہوسکتا یہی وہ تعلق ہے چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ اس تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور اُنس پکڑنے کا یہی طریقہ ہے بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دُنیوی تلخیاں فراموش ہوجاتی ہیں یہاں تک کہ انبیاء بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے ارحنا یا عائشۃ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اپنی پیاری بیوی، پیارا رفیق انہیں عزیز ہے جو اولاد کی ہمدردی میں شریک غالب اور غم دور کرنے والی خانہ داری کے معاملات کی متولی ہوتی ہے۔ (سیرت حضرت اماں جان صفحہ 118، 119، 124)

اسی طرح ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:

چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر انہیں سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے اچھا ہے وہ جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 301)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داریاں!

عموماً اب یہ رواج ہو گیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کیونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں، ہم کیونکہ اپنے کاروبار میں اپنی ملازمتوں میں مصروف ہیں اس لئے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے اور بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری عورت کا کام ہے۔ تو یاد رکھیں کہ بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر بھی نظر رکھے، اپنی بیوی کے بھی حقوق ادا کرے اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرے، انہیں بھی وقت دے ان کے ساتھ بھی کچھ وقت صرف کرے چاہے ہفتہ کے دو دن ہی ہوں، ویک اینڈز پر جو ہوتے ہیں۔ انہیں مسجد سے جوڑے، انہیں جماعتی پروگراموں میں لائے، ان کے ساتھ تفریحی پروگرام بنائے، ان کی دلچسپیوں میں حصہ لے تا کہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں۔ بیوی سے اس کے مسائل اور بچوں کے مسائل کے بارے میں پوچھیں، ان کے حل کرنے کی کوشش کریں۔ پھر ایک سربراہ کی حیثیت آپ کو مل سکتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی جگہ کے سربراہ کو اگر اپنے دائرہ اختیار میں اپنے رہنے والوں کے مسائل کا علم نہیں تو وہ تو کامیاب سربراہ نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے بہترین نگران وہی ہے جو اپنے ماحول کے مسائل کو بھی جانتا ہو۔ یہ قابل فکر بات ہے کہ آہستہ آہستہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اپنی ذمہ داریوں سے اپنی نگرانی کے دائرے سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں یا آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور اپنی دنیا میں مست رہ کر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو مومن کو، ایک احمدی کو ان باتوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہونا چاہئے۔ مومن کے لئے تو یہ حکم ہے کہ دنیاداری کی باتیں تو الگ رہیں، دین کی خاطر بھی اگر تمہاری مصروفیات ایسی ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تم نے مستقلاً اپنا یہ معمول بنا لیا ہے، یہ روٹین بنا لی ہے کہ اپنے گردو پیش کی خبر ہی نہیں رکھتے، اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے ملنے والوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے معاشرے کی ذمہ داریاں نہیں نبھاتے تو یہ بھی غلط ہے۔ اس طرح تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ معیار حاصل کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرو... اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں اپنے حقوق و فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے بیوی بچوں کی طرف سے ہمارے لئے تسکین کے سامان پیدا فرمائے اور آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔ اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں اور نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں اور جب ہمارا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا وقت آئے تو یہ تسلّی ہو کہ ہم اپنے پیچھے نیک اور دیندار اولاد چھوڑے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ (خطبہ جمعہ 2 / جولائی 2004ء)

منظوم کلام صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

میری نظر میں گھر کا مقام!

میری نظر میں گھر ہے وہ		میرے عزیز دوستو!
جہاں محبتیں بھی ہوں		جہاں رفاقتیں بھی ہوں
جہاں خلوص دل بھی ہو		جہاں صداقتیں بھی ہوں
جہاں ہو احترام بھی		جہاں عقیدتیں بھی ہوں
جہاں ہو کچھ لحاظ بھی		جہاں مروتیں بھی ہوں
جہاں نوازشیں بھی ہوں		جہاں عنایتیں بھی ہوں
جہاں ہو ذکر یار بھی		جہاں عبادتیں بھی ہوں
جہاں نہ ہوں کدورتیں		جہاں نہ ہوں عداوتیں
یہ ایسی ایک جگہ ہے		کہ جسے میں اپنا کہہ سکوں
جہاں میں سکھ سے جی سکوں		جہاں سکوں سے رہ سکوں
یہ گھر عجیب چیز ہے		مجھے بہت عزیز ہے

(بحوالہ ہے دراز دستِ دعا مرا صفحہ 307-310)

تقریر:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (اور ہم نے کہا اے آدم! تُو اور تیری زوجہ جنت میں سکونت اختیار کرو)

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے: **ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنّت**

(آج خاکسار اس پُررونق مجلس میں محترم وحید احمد رفیق صاحب کا ایک مضمون (از کتاب بہشتی زندگی) بطور تقریر پیش کرنے کی سعادت پارہا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الآخرۃ۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔)

قرآن کریم میں دو قسم کے روحانی مقامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مقامات میں سے ایک کا نام جنت رکھا اور دوسرے مقام کو دوزخ کا نام دیا ہے۔ یہ دنیا بھی ان دونوں مقامات کی مظہر ہے۔ ہر ایسا گھرانہ جہاں ایک دوسرے کا احترام کرنے والے، ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے، ایک دوسرے سے پیار کرنے والے، ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے میاں بیوی رہتے ہیں، جو ایک دوسرے کے لیے قربانی اور فدائیت کے جذبات سے سرشار ہوں، جو دونوں اپنے اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہوں، پھر آگے نیک اور صالح اولاد ہو جو نیک شہرت رکھنے والی، ترقی کرنے والی، اپنے والدین کا خیال رکھنے والی، ان کی عزت کرنے والی ہو، جہاں بچوں سے پیار کرنے والے، ان کے لیے قربانیاں دینے والے، ان کے لیے دعائیں کرنے والے، ان کی عزت و احترام قائم کرنے والے، ان کی ترقیات میں معاون والدین بستے ہیں۔ جو گھرانہ ہر دم اپنے مولیٰ سے قریب تر ہونے کی جستجو میں لگا رہتا ہے، جہاں ہر رہنے والے کو قلبی، جسمانی، روحانی سکون میسر ہو تو یہی وہ گھرانہ ہے جسے ہم دنیاوی جنت کہہ سکتے ہیں۔ اس کے برعکس جہاں ان چیزوں کا فقدان ہو، جہاں ہر انسان غم وغصہ، کینہ وبغض، غیبت اور چغلخوری، دوسروں کو ہمیشہ بداخلاقی سے پیش آنے کے نظارے دکھاتا ہے، جہاں کوئی کسی سے امن اور سکون حاصل نہیں کرسکتا تو یہی گھرانے ہیں جنہیں ہم دنیاوی جہنم کہہ سکتے ہیں۔

(حضرات!) اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کی غرض سے پیدا فرمایا ہے اور عبادت ایک جامع لفظ ہے۔ اس کا ایک حصہ نماز بھی ہے، روزہ بھی، زکوٰۃ بھی، حج بھی لیکن بنیادی طور پر عبادت اطاعت کا نام ہے۔ گویا ہر کام جو ایک مومن خدا کے حکم کے مطابق کرتا ہے وہ عبادت ہے۔ اگر اطاعت نہ ہو تو انسان بے شک یہ سارے کام کرتا ہو ہم ان اعمال کو عبادت کا نام نہیں دے سکتے۔ گویا اطاعت ہی عبادت ہے۔

تمام عبادات ہمیں انسانیت کا درس دیتی ہیں۔ جو نمازیں انسان میں مخلوق خدا کی سچی ہمدردی پیدا نہیں کرتیں، لوگوں کے حقوق تلف کرنے یا ظلم وستم کرنے سے نہیں روکتیں، ایسی نمازیں پڑھنے والوں کو خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں یاد کیا ہے کہ ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔ وہ روزے جو انسان کو اپنے خالق حقیقی کی پیدا کردہ مخلوق سے ہمدردی پر آمادہ نہیں کرتے، جھوٹ بولنے، گالی گلوچ کرنے، دوسروں کا حق مارنے سے نہیں روکتے یہ روزے نیکی یا عبادت نہیں کہلا سکتے۔ یہ تو محض بھوکا پیاسا رہنا ہے جس کی خدا کو کوئی ضرورت نہیں۔ گویا نیک یا عبادت گزار بندے کی تعریف یہ ہوگی کہ پوری پابندی سے، حضورِ دل سے خدا تعالیٰ کی جملہ عبادات کا حق ادا کرنے والا اور دوسرے پہلو سے مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور ان سے حسنِ سلوک میں مشغول رہنے والا۔

(سامعین کرام!) ایک گھرانہ شادی بیاہ کے ذریعہ بسایا جاتا ہے اور شادی بیاہ کے احکام میں دعاؤں کا اہم کردار رکھا گیا ہے۔ انسان ساری زندگی یہ دعا کرتا ہے کہ (رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا) اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اوراپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے (سورة الفرقان: 75)۔اس کے مطابق اپنے عمل کوسنوارنے کی کوشش کرتا ہے تو عائلی زندگی کو کامیاب بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتا ہے۔

اگر ہم اپنے اردگرد نظر کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ گھرانے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک جن کی بنیاد دعا اور تقوی اللہ پر رکھی جاتی ہے، دین کا پہلو مدنظر رکھا جاتا ہے، اس تعلق کو نبھانے کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں تو یہی رشتے ہیں جو بابرکت ہوتے ہیں، جن سے نیک نسلیں جنم لیتی ہیں۔ایسے رشتوں میں دعا اور تقویٰ کے ساتھ ہر لمحہ خدا کی رضا حاصل کرنے کی طلب اور لگن شامل ہوتی ہے، برداشت، حوصلہ، صبر، درگزر، حوصلہ افزائی اور دلجوئی ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے ذریعے یہ رشتے مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔انبیاء، صلحاء نے ایسے ہی رشتے قائم کئے ہیں اور قائم کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ایسے رشتوں میں اگرچہ بعض اوقات ظاہری حسن، خاندانی شہرت، مال ودولت نہ بھی ہو تو بھی اللہ تعالیٰ ایسے رشتوں کو بابرکت بنا دیتا ہے اور اپنے فضلوں سے نوازتا ہے اور اگر یہ رشتے ذاتی رضا ورغبت سے نہ بھی قائم ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق (فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا) عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے (النساء 20) ان کو بے انتہا برکت دی جاتی ہے۔جبکہ بعض گھرانے اس کے برعکس منظر پیش کرتے ہیں۔جن کی بنیاد روپیہ پیسہ، خاندانی شہرت، ظاہری حسن وجمال ہوتے ہیں۔یہ رشتے قائم رہیں بھی تو ان میں برکت نہیں دی جاتی کیونکہ اس میں خدا کی رضا حاصل کرنے کی نیت ہی نہیں ہوتی۔

(سامعین کرام!) بعض لوگ اپنے فرائض ادا کر کے سمجھتے ہیں کہ انہوں نے دوسروں پر احسان کیا ہے۔مثلاً بعض والدین اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کر کے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے ان پر احسان کیا ہے، خاوند اپنی بیوی کے حقوق ادا کر کے یا بیوی اپنے خاوند کے حقوق ادا کر کے سمجھتی ہے کہ میں نے اس پر احسان کیا ہے۔حالانکہ فرمایا گیا ہے کہ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ یعنی تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔رعیۃ سے مراد وہ تمام ذمہ داریاں، وہ تمام فرائض ہیں جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں ادا کرنے ہیں۔ہم فرائض ادا کر کے کسی پر احسان نہیں کرتے بلکہ یہ ہمارا اپنے اوپر ہی احسان ہوتا ہے۔کیونکہ دراصل اس طریق سے ہم اپنے حقوق حاصل کرنے کی راہ ہموار کر رہے ہوتے ہیں۔مثلاً جب والدین اپنی اولاد کو اچھی تعلیم وتربیت دیں گے تو کل اولاد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کرے گی۔اگر خاوند اپنی بیوی کے حقوق ادا کرے گا تو وہ بھی اس کے گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرے گی۔بیوی اپنے خاوند کے حقوق ادا کرے گی تو جواب میں خاوند بھی اُس سے حسنِ سلوک کرے گا۔گویا کسی نے خوب کہا ہے:

کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے فرائض ادا کرنے لگے تو ہم میں سے ہر ایک کو اس کے حقوق ملنے شروع ہو جائیں گے۔اگر ہم میں سے کوئی اپنے فرائض ادا کرنے پر رضامند نہیں تو پھر اُس کے حقوق بھی اُسے ملنے والے نہیں۔

(سامعین کرام!) آنحضور ﷺ کی سیرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری زندگی آپؐ نے اپنے دشمنوں کی تکالیف کو برداشت کیا، لوگ آپؐ کو طرح طرح کی تکالیف دیتے تھے۔ آپؐ پر پتھر بھی برسائے گئے، کوڑا کرکٹ آپؐ پر پھینکا گیا، کانٹے آپؐ کے راستوں پر بچھائے گئے، آپؐ کو مجنون کہا گیا، آپؐ کو نرینہ اولاد نہ ہونے کا طعنہ دیا گیا، آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی، گویا وہ کونسا طعنہ تھا جو آپؐ کو نہ دیا گیا لیکن آپؐ نے کامل برداشت سے کام لیا۔ اپنے دشمنوں کے لیے بھی دعائیں ہی کیں۔ جب کبھی آپؐ ان پر قادر ہوئے ہمیشہ ان کو معاف ہی فرمایا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ برداشت کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اکثر لوگ اپنے جھگڑوں کے وقت یہ جملہ بولتے ہیں کہ میں نے بہت برداشت کیا ہے آخر برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ درحقیقت برداشت ساری زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ آنحضور ﷺ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے۔ ساری زندگی آپؐ کے دشمنوں نے آپؐ کو تکالیف دیں لیکن آخر کار آپؐ کی قوت برداشت، نیک نیتی، دعاؤں اور مسلسل کوششوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کیا اور وہ عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہوا کہ صدیوں کے مُردے زندہ ہو گئے، وہ لوگ جو آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آتے تھے ایک دوسرے پر فدا ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔

موجودہ دور میں ہمارے معاشرے پر میڈیا کا بڑا اثر ہے۔ آج کل کے ڈراموں میں دکھایا جاتا ہے کہ محبت کے تمام تعلقات شادی سے پہلے ہی لڑکے اور لڑکی میں نظر آتے ہیں۔ ان پروگراموں میں صرف رومانس کا پہلو ہی اجاگر کیا جاتا ہے اور یہ پہلو اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ شادی کسی تفریح کا نام ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک ذمہ داری ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے میاں اور بیوی کے درمیان محبت کے جذبات پیدا فرمائے ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے (وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ) اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لیے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی (سورۃ الروم:22)۔ اس تعلق کو اللہ تعالیٰ نے سکینت اور فرحت کا باعث بنایا ہے۔ اس سے بعض لذّات وابستہ ہیں لیکن بنیادی طور پر یہ رشتہ ایک ذمہ داری اور ایک عہد کو نبھانے کی بنیاد پر استوار ہوتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی صورت میں اِک نعمتِ عظمیٰ عطا کی ہے، قرآن کریم میں خلافت کا وعدہ ایسے لوگوں سے کیا گیا ہے جو ایمان لائیں اور اعمالِ صالحہ کرنے والے ہوں۔ خلافت کی موجودگی اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ ہم میں اعمالِ صالحہ پر قائم لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسی لیے تو خدائی وعدہ کے مطابق خلافت قائم ہے۔ اس سے یہ بھی پتا چلا کہ ہم میں سے اکثر گھرانے جنت نظیر ہیں کیونکہ جنت نظیر گھرانے اعمالِ صالحہ کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اپنے گھر کا جائزہ لے کہ اگر کوئی کمی ہے تو اسے دور کیا جائے اور اپنے گھروں میں اور اپنے معاشرے میں پیار و محبت کی فضا پیدا کی جائے۔ کامیاب اہلی زندگی میں مرد اور عورت دونوں کا کردار برابر اہمیت کا حامل ہے... اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو بھی جنت نظیر بنا دے۔ ایک ایسا گھر جس میں پیار ہی پیار ہو، گھر کا ہر فرد اس میں جنت کا سکون پائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

❁❁❁❁❁